الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ ﷺ
وعلیٰ آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ



سر پہ رکھنے کو مل جائے نعلِ پاک حضور ﷺ
تو پھر کہیں گے ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

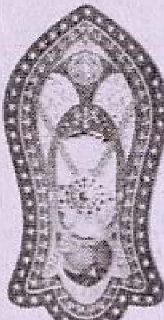
نقشِ نعلینِ مصطفیٰ ﷺ

مشکل کشا۔ حاجت روا۔ الشفاء

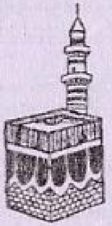


ترتیب و تحقیق
چوہدری محمد عاشق باٹھ جمالی مبلغ

مکتبہ تنظیم الاسلام پبلی کیشنز، گوجرانوالہ







اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

سر پہ رکھنے کو مل جائے نعلِ پاک حضور ﷺ
تو پھر کہیں گے ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

نقشِ نعلینِ مصطفےٰ ﷺ

"مشکل کشا۔ حاجت روا۔ الشفاء"

بفیضانِ نظر: مظہرِ جمال خواجہ محمد طفیل رحمۃ اللہ علیہ چشتی نظامی
دربارِ عالیہ حضرت لال جمال بخشی رسول حضرت کیلیانوالہ شریف

ترتیب و تحقیق: چوہدری محمد عاشق باٹھ جمالی مبلغ
"بھوماں باٹھ" ضلع گوجرانوالہ حال مقیم پیپلز کالونی گوجرانوالہ

پیش لفظ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

امابعد! فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

کچھ عرصہ پہلے ایک وہابی مولوی نے درس قرآن کے دوران شانِ مصطفےٰ ﷺ میں گستاخی کرتے ہوئے میلاد النبی ﷺ اور نقشِ نعلین مصطفےٰ ﷺ کے بارے میں گستاخانہ الفاظ استعمال کیئے تو بندہ اس کی گستاخیوں کی نشاندہی کے لیئے نعلین مصطفےٰ ﷺ کی عظمت وشان اور نقشِ نعلین مصطفےٰ ﷺ کی تعظیم وادب پر تحقیق کررہا تھا۔ تو دوران تحقیق گھر میں ایک روٹی پکائی گئی تو اس پر نقشِ نعلینِ مصطفےٰ ﷺ کی شبیہ ظاہر ہوئی۔ جس پر گھر والوں کی خوشی کی انتہا نہ رہی کہ کرم ہی کرم ہوا کہ نعلین مصطفےٰ ﷺ کے نقش کی کرامت ظاہر ہوئی کہ جو بھی نقش پاک کی تعظیم وادب کرے گا اس کے گھر میں برکات کا نزول ہوگا۔ تحدیث نعمت ہے کہ بندہ کا اور پختہ یقین ہوا کہ نقشِ نعلینِ مصطفےٰ ﷺ کی برکات ظاہر وباہر موجود ہیں' تو اسی طرح نقشِ نعلینِ مصطفےٰ ﷺ قدمین مبارک مصطفےٰ ﷺ کے معجزات پر یہ کتابچہ تحریر کردیا۔ جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے" کہ خوشی سے نیکی کا کام کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہے"۔

وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ ○ (البقرہ۔۱۵۸)

اور جو شخص خوشی سے کوئی امور خیر' کرے تو اللہ اس کی بڑی قدر کرتے ہیں اور اسکی نیت کو خوب جانتے ہیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ مولا کریم نعلین پاک اور نقش نعلین پاک کی برکات مجھے اور میری آل اولاد کو نصیب فرمائے۔ آمین

چوہدری محمد عاشق باٹھ جمالی مبلغ آف بھوماں باٹھ حال مقیم پیپلز کالونی گوجرانوالہ

انبیاء اللہ کے قدم مبارک اور نشان قدم کی عظمت فی القرآن

(۱) مریم۔۲۴: فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِیْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِیًّا ○

اس کے تلے سے پکارا (جبرائیل) کہ غم نہ کھا بیشک تیرے رب نے تیرے نیچے ایک نہر بہادی ہے۔

○ مرادآبادی: ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایڑی ماری یا جبرائیل علیہ السلام نے پر مارا تو آبِ شیریں کا ایک چشمہ جاری ہوگیا۔

○ نورالعرفان: وہ نہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایڑی یا جبرائیل کے پر سے پیدا ہوئی لہٰذا اس کا پانی شفاء ہے جیسے آج آب زم زم۔

○ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ: "تو اس کھجور کے نیچے سے جبرائیل نے پکارا کہ اُے مریم علیہا السلام تم کچھ غم نہ کرو اپنے رب پر بھروسہ رکھو بے شک تمہارے رب نے تمہارے نیچے ایک چشمہ جاری کردیا ہے اس کا پانی پیتی رہو"۔

ف: نبی علیہ السلام کے قدم کا نشان زمین پر پڑا تو آبِ شیریں جاری ہوا جو شفاء بنا۔

(۲) الحج ۳۲: ذٰلِكَ وَ مَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ○

"بات یہ ہے اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے"۔

○ معلوم ہوا عبادات ظاہری تو ظاہر جسم کا تقویٰ ہیں اور دل میں بزرگوں اور ان کے تبرکات کی تعظیم ہونا دلی تقویٰ ہے۔ صفاء ومرہ پہاڑ کو کعبہ والی ہاجرہ رضی اللہ عنہا

○ (کے قدموں) کی برکت سے شعائر اللہ فرمایا: "تفسیر روح البیان" میں ہے بزرگوں (انبیاء اولیاء اللہ) کی قبریں بھی شعائر اللہ ہیں اور جن چیزوں کو اللہ کے پیاروں سے نسبت ہو جائے وہ سب شعائر اللہ ہیں (نورالعرفان)

○ جو خدا کے احکام مناسک حج وغیرہ کی کی تعظیم کرے گا۔ اچھی موٹی عمدہ قربانی کرے گا یہ باتیں دلوں کی پرہیزگاری اور اخلاص وصفاء وصدق سے پیدا ہیں۔ (ابن عباس)

ف : صفا و مروہ پہاڑ پر نشانات قدم سیدہ ہاجرہ علیہا السلام کے لگے ہوئے ہیں ان کی تعظیم کے لئے ان قدموں کے نشانوں کو بھی شعائر اللہ بنا دیا گیا۔

(۳) البقرہ ۱۵۸: اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ

" بے شک صفاء مروہ شعائر اللہ سے ہیں"۔

○ جس چیز کو صالحین سے نسبت ہو جائے وہ چیز عظمت والی بن جاتی ہے یہ پہاڑ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے قدموں کے نشان کی برکت سے اللہ کی نشانی بن گئے۔ ان مقامات کو معظم سمجھو (نور العرفان)

○ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے ان دونوں پہاڑوں کے قریب سکونت اختیار فرمائی جو حکم الٰہی تھی۔ ان کے صبر و اخلاص کی برکت سے ان کے اتباع میں ان دونوں پہاڑوں کے درمیان دوڑنے والوں کو مقبول بارگاہ کیا ان دونوں کو محل اجابت دعا بنایا۔ (مراد آبادی)

○ صفاء مروہ کا طواف اللہ کا حکم ہے اور حج کی نشانی اور اچھا طریقہ ہے۔ (ابن عباس)

ف :سیدہ ہاجرہ علیہا السلام کے "نشانات قدم" کو حج کی نشانی اور اجابت دعا کا وسیلہ بنایا گیا۔

(۴) البلد ۲-۱: لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ○ وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ○

" مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب ﷺ تم اس شہر میں تشریف فرما ہو"

○ خزائن العرفان :" یعنی مکہ مکرمہ کی قسم مکہ مکرمہ کو سید عالم ﷺ کی رونق افروزی کی بدولت حاصل ہوئی عظمت وشان"۔

○ نور العرفان :معلوم ہوا حضور ﷺ (کے قدموں کے نشانات) کی نسبت

سے مکہ معظمہ کے کوچہ بازار کو وہ حرمت ملی کہ رب نے ان کی قسم فرمائی۔

○ ابن عباس رضی اللہ عنہ: یعنی قسم ہے شہر مکہ کی اسلیئے کہ اے حبیب ﷺ تم اس میں چلتے پھرتے ہو (یہاں آپ کے قدم مبارک لگے ہیں) موجود ہو اور تمہارے قیام سے اس کی عظمت ومنزلت دوبالا ہوگئی۔

ف : مکہ مکرمہ میں "نشانات قدم" کی قسم بھی فرمائی گئی ان "نشانات قدم" کی تعظیم محدثین بھی کرتے رہے۔ امام مالک رضی اللہ عنہ وغیرہ گلیوں میں دیواروں کے ساتھ ساتھ چلتے تھے کہ کہیں ان کے قدم "نشانات قدم نبوی ﷺ" پر نہ آجائیں اور ان کے اعمال غارت نہ ہو جائیں۔

(۵) صٓ ۴۲-۱۳ع : اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّ شَرَابٌ ○

"ہم نے فرمایا زمین پر اپنا پاؤں مار یہ ہے ٹھنڈا چشمہ نہاتے اور پینے کو (کنزالایمان)

○ ایوب علیہ السلام کے پاؤں سے جو پانی پیدا ہوا وہ شفا بنا"۔

○ چنانچہ آپ (ایوب علیہ السلام) نے زمین پر پاؤں مارا اس سے آب شیریں کا ایک چشمہ ظاہر ہوا۔ چنانچہ آپ نے اس سے پیا اور غسل کیا اور تمام ظاہری و باطنی مرض اور تکلیفیں دفع ہوگئیں (مراد آبادی)

○ ابن عباس: خدا تعالیٰ کے حکم سے جبرائیل علیہ السلام نے کہا اے ایوب علیہ السلام اپنا قدم زمین پر مارو چنانچہ فی الفور ایک چشمہ شیریں زمین سے نمودار ہوا۔

(۶) البقرہ ۵۸: وَّ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ○

"اے نبی اسرائیل! تم بیت المقدس کے دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو اور کہو ہمارے گناہ معاف ہوں اور نیکی والوں کو اور زیادہ دیں"۔

○ جاء الحق: اس آیت سے پتہ لگا کہ بیت المقدس جو انبیاء کرام کی آرام گاہ ہے (انبیاء کے قدموں کے نشانوں سے متبرک بنی جگہ) اس کی تعظیم کروائی گئی (کہ انبیاء کے قدموں پر) سجدہ کرتے ہوئے جانیکا حکم ہوا۔

○ مرادآبادی: یہ بھی معلوم ہوا کہ مقامات متبرکہ جو رحمت الٰہی کے مورد ہوں وہاں توبہ کرنا اور اطاعت بجالانا ثمرات نیک اور سرعت قبول کا سبب ہوتا ہے (فتح العزیز) انبیاء و اولیاء کے موالد و مزارات پر حاضر ہوکر استغفار و اطاعت بجالاتے ہیں اسی لئے صالحین کا دستور رہا ہے عرس و زیارت میں بھی یہ فائدہ متصور ہے (مرادآبادی)

(۷) البقرہ۔۲۴۸: وَ قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖۤ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ بَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَ اٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ط

"اور ان سے ان کے نبی ﷺ نے فرمایا: اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ وہ آئے تمہارے پاس تابوت جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں موسیٰ اور ہارون علیہم السلام کے ترکہ کی اس کو فرشتے اُٹھا کر لائینگے"۔

○ تفسیر خزائن العرفان: یہ تابوت شمشاد کی لکڑی کا ایک صندوق تھا اس کو اللہ نے آدم علیہ السلام پر نازل فرمایا۔ اس میں انبیاء علیہم السلام کی قدرتی تصاویر ان کے مکانات کے نقشے موسیٰ علیہ السلام کا عصاء اور ان کے کپڑے اور آپ ﷺ کے نعلین شریف۔ ہارون علیہ السلام کا عصاء اور ان کا عمامہ۔ موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل دشمن سے جنگ کے وقت اس تابوت کو آگے رکھتے اور اس کے وسیلہ سے خدا سے دعا کرتے تو اس کی برکت سے کامیاب ہوتے۔

(موضح القرآن۔ جلالین۔ جمل۔ خازن مدارک اور روح البیان وغیرہ)

○ نورالعرفان: بزرگوں کے تبرکات مشکل کشا اور باذنِ خدا حاجت روا ہیں

ف: جب موسیٰ علیہ السلام کے نعلین حاجت روا ہیں تو سرور انبیاء ﷺ کے نعلین پاک اور اس کے نقشے اعلیٰ طریقہ سے حاجت روا اور مشکل کشا ہیں (جمالی مبلغ)

○ ابنِ عباس: حضرت شموئیل علیہ السلام نے کہا "کہ تابوت سکینہ جس میں رحمت ہے اور موسیٰ و ہارون علیہما السلام کے تبرکات ہیں۔ کچھ تورات کے ٹکڑے۔ موسیٰ علیہ السلام کا عصاء ہارون علیہ السلام کا عمامہ اور چادر وغیرہ جس کی وجہ سے تم دشمن پر فتح پایا کرتے تھے"

(۸) البقرہ۔۱۲۵: وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ط

"اور ابراہیم علیہ السلام کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ"۔

○ مقام ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہوکر ابراہیم نے کعبہ معظّمہ کی بنیاد بنائی اور اس میں آپ کے قدم مبارکہ کا نشان تھا۔ نشانِ قدم کو جائے نماز بنایا گیا۔

(احمدی وغیرہ۔ مرادآبادی)

○ ب۔ج ۲۔۱۶۰۰: عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "کہ اللہ نے میری اس بات سے اتفاق فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ آپ طواف کے بعد مقام ابراہیم میں نماز ادا فرمائیں چنانچہ اس کے موافق یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

○ ابنِ عباس: اے امت محمد مصطفےٰ ﷺ کعبہ کو قبلہ کرو اور مقام ابراہیم میں جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام والا پتھر (نشان قدم ابراہیم) ہے نماز پڑھا کرو۔

(۹) اٰلِ عمران۔۹۷: فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ج

اس (حرم کعبہ) میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں مقام ابراہیم۔

○ تفسیر کبیر: "مقام ابراہیم" وہ پتھر ہے کہ جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کعبہ کے وقت اپنا قدم رکھا تھا تو اللہ نے اس حصے کو جوان کے قدم کے نیچے تھا مٹی کی طرح نرم کردیا یہاں تک کہ اس میں ابراہیم کا قدم گڑ گیا "یعنی قدم کا نشان"

پڑ گیا جو آج تک موجود ہے۔ (مرادآبادی)

○ **مرادآبادی:** ہر شب جمعہ کو ارواح اولیاء کعبہ معظمہ کے گرد حاضر ہوتی ہیں انہیں آیات میں سے مقام ابراہیم وغیرہ وہ چیزیں ہیں جن کا آیت میں بیان فرمایا گیا۔

(مدارک۔خازن۔احمدی)

○ **ابنِ عباس:** اس میں خدا کی عمدہ عمدہ نشانیاں ہیں۔ایک نشانی مقام ابراہیم ہے۔ دوسری حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا حطیم ہے تیسری حجرِ اسود وغیرہ ہے۔

ف: ابراہیم علیہ السلام کے قدم کے نشان کی وجہ سے مقام ابراہیم اللہ کی متبرک نشانی بنا۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ
نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

امابعد! فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

○ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے قدم مبارک تمام انسانوں کے قدم سے حسین ہیں (شمائل ترمذی)

○ نیل الشفاء بنعلِ مصطفٰے ﷺ (اشرف علی تھانوی)

بہ تجربہ بزرگانِ "نقشہ نعل مقدسہ حضور ﷺ" نہایت "قوی برکات" اور سریع الاثر پایا گیا ہے۔ اس نقشہ کو باادب اپنے سر پر رکھے اور جناب باری تعالیٰ میں عرض کرے! "کہ الٰہی! جس مقدس پیغمبر ﷺ کے نقشہ نعل پاک کو سر پر لیئے ہوئے ہیں۔ ان کا ادنیٰ درجہ کا غلام ہوں۔ الٰہی اس نسبت غلامی پر نظر فرما کر برکت اس نقشہ نعل پاک کے میرے فلاں حاجت پوری فرما"۔

(درود وسلام کے فضائل وبرکات ص ۷۳) انجمن نصرت القرآن گوجرانوالہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) "**نعل شریف**" کے برکات وفضائل مولوی اشرف علی تھانوی کے رسالہ "زادالسعید" کے دیباچہ میں مفصل مذکور ہیں۔

مختصر یہ ہے کہ اس کے خواص بے انتہا ہیں۔ علماء نے بار بار تجربے کئے ہیں: "حضور ﷺ کی زیارت میسر ہوتی ہے۔ ظالموں سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ ہر دلعزیزی میسر ہوتی ہے۔ غرض ہر مقصد میں اس کے توسل سے کامیابی ہوتی ہے"۔

(ترجمہ شمائل ترمذی۔ص ۵۵ ذکریا سہارنپوری)

(۲) **رسالہ نیل الشفاء** (اشرف علی تھانوی) میں حضور ﷺ کے نقشہء نعل شریف کے برکات وخواص مذکور ہیں۔ جب صرف ان الفاظ میں جو کہ آپ ﷺ کے معنی ومع کے صورت ومثال ہیں اور پھر ان نقوش میں جو کہ ان الفاظ پر دال ہیں اور اس ملبوس میں جو کہ آپکی "نعال" ہیں۔ اور پھر ان نقشوں میں جو کہ ان "نعال کی تمثال" ہیں۔ سو خود آپکی ذات مجمع الکمالات واسماء جامع البرکات سے توسل حاصل کرنا اور اس کے وسیلہ سے دعا کرنا کیا کچھ نہ ہوگا۔

نام احمد ﷺ چوں چنیں یاری کند
تاکہ نورش چوں مدد گاری کند
نام احمد ﷺ چوں حصارے شد حصین
تاچہ باشد ذات آں روح الامین

(نشر الطیب ص۱۳۰ اشرف علی تھانوی)

(۳) **نعلین شریف** اور ان کے نقشوں کی زیارت اور ان سے برکت حاصل کرنا ہمیشہ سے مومنین صالحین کا معمول ہے اکابر علمائے کرام نے اس میں کتابیں

تصنیف فرمائی ہیں۔ظاہر ہے "نقشہ نعل" تو نہیں ہے مگر اس سے حضور ﷺ کے "پاپوش مبارک" کی یاد ہو جاتی ہے اہل ذوق ومحبت کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔

(آداب الاخیار فی تعظیم آثار ص ۲۴)(الحافظ الحکیم محمد نعیم الدین مراد آبادی مفسر قرآن)

(۴) اعتراض: "نقشہ نعلین" اصل "نعلین شریف" نہیں۔یہ تو تمہاری روشنائی تمہارے قلم سے بنایا ہوا فوٹو ہے پھر اسکی تعظیم کیوں کرتے ہو؟

جواب: یہ نقشہ اصل نعلین کی نقل اور اسکی حکایت ہے۔حکایت کی بھی تعظیم چاہئے۔لاہوری چھپا ہوا قرآن شریف اس کا کاغذ وروشنائی آسمان سے نہیں اتری ہماری بنائی ہوئی ہے مگر واجب التعظیم ہے کہ اس اصل کی نقل ہے۔(جاء الحق ص ۳۷۸)

○ قاضی عیاض فرماتے ہیں "اگر کوئی شخص بلا قصد وارادہ ایسے الفاظ حضور پاک ﷺ کی شان میں استعمال کرتا ہے جس سے اس کا ارادہ نہ تو تنقیص کا تھا اور نہ عیب جوئی کا بلکہ ان الفاظ سے معاذ اللہ لعنت، سب وشتم نسبت کذب یا کوئی ایسا مفہوم متصور ہوتا ہو جس کی نسبت سرکار دو عالم ﷺ کی ذات اقدس کے ساتھ مناسب نہیں یا اس نے ایسی خصوصیت کی نفی کی جو خاصہ نبوت میں شامل ہے یا اس شخص نے ایسا کلمہ استعمال کیا جو بظاہر مفہوم میں استعمال ہوتا ہو لیکن اس نے یہ کلمہ مذمت ومنقصت کے طور پر استعمال نہ کیا ہو خواہ یہ جہالت کے سبب سے ہو یا "حالت سکر" میں بے قابو ہو کر اس جرم کا ارتکاب کیا ہو قلت حفظ یا زبان کی لغزش کی وجہ سے یہ کلمہ زبان سے ادا ہو گیا ہو۔ایسے شخص کو بلا توقف قتل کیا جائے کیونکہ زبان کی لغزش جہالت یا مذکورہ امور میں سے کسی دوسری وجہ سے انسان کو کفر میں معذور نہیں سمجھا جا سکتا اور نہ عقل سلیم رکھنے والے کا کوئی عذر اس سلسلہ میں مسموع ہوگا"۔(الشفاء۔قاضی عیاض مالکی)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ علیہ) کی تحقیق (۱۔۱۶)

(۱) "**تسکین ادہام وتثبیت عوام**" کے لئے ائمہ کرام وعلمائے اعلام کی بعض سندیں اس باب میں پیش کروں گا کہ کن کن اکابر دین اعاظم معتمدین نے "مزار اقدس" اور اس کے مثل "نعلِ اقدس" کے نقشے بنائے اور ان کی تعظیم اور ان سے تبرک کرتے آئے اور اس باب میں کیا کیا "کلمات روح افزائے مومنین" و جانگزائے منافقین "ارشاد فرمائے"۔

(۲) علمائے کرام نے "نعل مقدس" کے نقشے کو نعل مقدس کا قائم مقام بنایا اور اس کے لئے وہی اکرام واحترام جو اصل کے لئے تھا ثابت ٹھہرایا۔اور اس نقشہ مبارک کے لئے خواص وبرکات ذکر فرمائے اور بلاشبہ وہ تجربے میں آئے اور اس میں بکثرت اشعار کہے اور اس کی "تصویر" میں رسالے تصنیف کئے اور اسے سندوں کے ساتھ روایت کیا۔

(۳) فاکہانی "فجر منیر" میں فرماتے ہیں مثال اُسی اصل کی قائم مقام ہے جیسے نقشہ نعل مقدس منافع وخواص میں بالیقین اس کا قائم مقام ہے جس پر صحیح تجربہ شاہد عدل ہے لہٰذا علمائے دین نے نقشے کا اعزاز واعظام وہی رکھا جو اصل کا رکھتے ہیں۔

(۴) امام ابو اسحاق الاندلسی رحمۃ اللہ علیہ نے نقشہ نعل مقدس کے بیان میں مستقل کتاب تالیف فرمائی۔

(۵) ابن عساکر نے نفیس جلیل کتاب مسمےٰ بہ "خدمت النعل المقدم المحمدی ﷺ" لکھی جس کے ساتھ اکابر ائمہ نے مثل کتب حدیث روایۃً سماعاً قراءۃً اعتنائے تام کیا۔

(٦) امام احمد بن محمد خطیب قسطلانی رضی اللہ عنہ صاحب ''ارشاد الساری شرح بخاری''، ''مواہب لدنیہ''، ''منیح محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم'' میں فرماتے ہیں ''ابنِ عسا کر نے نعل اقدس'' کے باب میں ایک مستقل جز تالیف کیا جسے میں نے استاد سے پڑھ کر استاد سے سن کے روایت کیا اور اسی طرف ابن الحاج اندلسی وغیرہما علماء نے اس بارے میں مستقل تصنیفیں کیں اور اللہ عزوجل کے لئے ہے خوبی۔

(٧) ابنِ عسا کر رضی اللہ عنہ نے ''قصیدہ مدح ''شبیہ شریف'' میں لکھا :

اے فانی کی یاد کرنے والے ان چیزوں کی یاد چھوڑ اور ''تبرکات شریفہ'' مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاک بوسی کر۔ زہے نصیب اگر تجھے اس ''تصویر نعل مبارک'' کا بوسہ ملے۔ اپنا رخسار اس پر رکھ اور اس کی خاک پر اپنا چہرہ مل۔

''یا شبیہ نعل المصطفےٰ'' صلی اللہ علیہ وسلم (''اے نعل مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر'') تیری عزت وشرف وبلندی پر میری جان قربان تجھے دیکھ کر اُنہیں مدینے کی ''وادی عقیق'' میں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار یاد آ گئی۔

لہٰذا اپنے اشک آنکھیں رواں کے سرخ سرخ عقیق نچھاور کر رہی ہیں ''اے تصویر نعل مبارک'' تو نے مجھے وہ قدم پاک یاد دلایا جس کی بلندی ''وجود واحسان وفضل'' قدیم سے ہیں۔

(٨) ابوالحاکم بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ : ''وصف نقشہ نعلِ مبارک'' میں ان کا قصیدہ عزالشیخ ابن الحاج نے اپنی کتاب میں ذکر کیا امام قسطلانی نے اسے ''ما احسنھا'' کہا یعنی ''کیا خوب فرمایا''۔

قصیدہ : اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر نعلِ پاک کو میں دوست رکھتا اور رات دن اُسے بوسہ دیتا ہوں اپنے سر اور منہ پر رکھتا اور کبھی چومتا اور کبھی سینے سے لگاتا ہوں۔ میں اپنے دھیان میں اسے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے اقدس میں تصور کرتا

ہوں۔ اس نقشہ پاک کو اپنے رخسار پر رکھ کر جنبش دیتا ہوں اور خیال کرتا ہوں کہ گویا وہ اسے پہنے ہوئے میرے رخسار پر چل رہے ہیں۔

(٩) شیخ صالح صاحب : ''ودع وتقویٰ'' ابو جعفر احمد بن عبد المجید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''میں نے نعلِ مبارک کی مثال مبارک کی عجیب برکت دیکھی میری زوجہ کو ایک سخت درد لاحق ہوا کہ مرنے کے قریب ہوئی۔ میں نے مثال مبارک ''موضع درد'' پر رکھ کر دعا کی ''الٰہی اس کی برکت سے شفاء دے''۔ اللہ عزوجل نے فوراً شفاء بخشی''۔

(١٠) امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ : نقشہ نعلِ مبارک کی آزمائی ہوئی برکات سے ہے کہ جو شخص بہ نیت تبرکاً اسے اپنے پاس رکھے۔ ظالموں کے ظلم اور دشمنوں کے غلبہ سے امان پائے اور وہ نقشہ مبارک ہر شیطان سرکش اور ہر حاسد کے چشم زخم سے اس کی پناہ ہو جائے۔ اور ''زن حاملہ'' شدت دردزہ میں اگر اسے اپنے داہنے ہاتھ میں لے بعنایت الٰہی اس کا کام آسان ہو۔

(١١) علامہ احمد بن محمد مقری تلمسانی رحمۃ اللہ علیہ : نے اس باب میں دو مستقل کتابیں تصنیف فرمائیں۔ ایک النفحات العنبریہ فی وصف نعل خیر البریہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ وجیز ''ونافع ہے۔ دوسری ''فتح المتعال فی مدح خیر النعال'' کہ بسیط وجامع ہے۔ ان کتب مبارکہ میں عجب عجب فضائل وبرکات دفع بلیات وقضائے حاجات کے خواص نقشہ مبارکہ سے خود مشاہدہ کئے اور سلف صالح ومعاصرین صالحین نے دیکھے بکثرت بیان فرمائے۔

(١٢) آئمہ واعلام : جنہوں نے نقشہ مبارکہ بنایا بنوایا بنا کر اپنے تلامذہ کو عطاء فرمایا اس سے تبرک کیا اس کی مدحیں لکھیں اس سے فیض وبرکت حاصل کر نے اسے سر آنکھوں پر رکھنے بوسہ دینے کی ترغیبیں کیں۔ احادیث کی طرح باہتمام تام اُس کی روائتیں فرمائیں۔ ''بے شمار آئمہ واعلام ہیں۔

(۱۳) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بہنوئی اور بھتیجے : انہوں نے اپنے واسطے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ اکابر آئمہ تابعین وتبع تابعین کے زمانے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال نعل بنوا کر اپنے پاس رکھی۔ اور قرناً فقرناً اس مثال کے نقشے ہر طبقے کے علماء لیتے رہے۔

(۱۴) شیخ ابن حبیب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ: جن سے علامہ تلمسانی رحمۃ اللہ علیہ نے نقشہ مقدسہ کی عجیب برکت شفاء روایت کی۔

(۱۵) علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ: جنہوں نے فتح المتعال کی تعریف کے اور ''ھو مصنف احسن'' فرمایا یعنی وہ خوب کتاب ہے۔

(۱۶) نعل مبارک کے تصویر تبع تابعین اعلام سے ثابت اور جب سے آج تک ہر قرن وطبقہ کے علماء صلحاء میں معمول ورائج۔ ہمیشہ اکابر دین ان سے تبرک کرتے اور ان کی تکریم وتعظیم رکھتے آئے ہیں۔

○ **نوٹ:** (۱ سے ۱۶) بحوالہ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

(۱۷) بعض علماء نے نعلین شریف کے تمثال ونقشے میں علیحدہ رسالے لکھے ہیں اور اس سے برکت ونفع اور فضل حاصل ہونا بیان کیا ہے۔ اور مواہب میں اس کا تجربہ لکھا ہے کہ مقام درد پر نعلین شریف کا نقشہ رکھنے سے درد سے نجات ملتی ہے اور پاس رکھنے سے راہ میں لوٹ مار سے محافظت ہو جاتی ہے اور شیطان کے مکروفریب سے امان میں رہتا ہے۔ اور حاسد کے شروفساد سے محفوظ رہتا ہے۔ مسافت طے کرنے میں آسانی ہوتی ہے اس کی تعریف ومدح میں اور فضائل میں قصیدے لکھے گئے ہیں

مدارج النبوت ج۔۱ ص ۸۰۱

تلخیص جزو تمثال ''نعل النبی'' صلی اللہ علیہ وسلم

امام ابوالیمن ابنِ عساکر رضی اللہ عنہ ۶۸۶ھ ۔۔ ۶۱۴ھ

(۱) نعلین مبارک اٹھانے والے جلیل القدر صحابی:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک اٹھا کے اپنے بازوؤں میں لے کر (سینے سے لگا کر) بیٹھ جاتے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجلس سے اٹھتے تو پاؤں مبارک میں پہناتے۔

یہ عصا لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے چلتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ انور میں داخل ہو جاتے۔ اسی لئے ان کا لقب ''صاحب النعلین'' ہے۔ ''کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے'':

ے صاحب وسیلہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلِ مبارک پاؤں مبارک سے اترواتے اور انہیں اپنے بازوؤں میں داخل کر کے بے مثل انعام پاتے۔

ے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجلس سے اٹھتے تو انہیں پہنانے کا شرف پاتے پھر مضبوط قدموں سے چلتے۔

ے حضور کے آگے عصاء لے کر، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ شریف میں داخل ہو جاتے۔

(۲) حضرت ابو اویس والد امام اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ : نے موچی سے کہا کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارکہ کی مثل ہے تم اس کی مثل مجھے بنا کر دو۔ اس نے مثل بنائی اور اس کے دو تسمے تھے۔

(۳) شیخ ابوالقاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے مثال نعلِ مبارک نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتھ سے مثال بنائی اور مجھے عطاء کی یعنی ابراہیم بن محمد کو۔ دیگر علماء واولیاء اللہ نے بھی اپنے اساتذہ سے نعلِ مبارک کی مثال حاصل کی۔

(۴) اسماعیل بن ابی اویس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلِ مبارک تھی اور لوگ اس سے مثال حاصل کرتے ہیں۔

(۵) حضرت ثابت رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں:

ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نعلین مبارک پہننے لگے تو ایک شخص نے عرض کی ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نعلین مبارک پہنانے کی اجازت عطاء فرمایئے'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت مرحمت فرمادی۔ جب وہ پہنانے سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا دی: ''اے اللہ اس نے میری رضا چاہی آپ بھی اس سے راضی ہوجائیں۔

(۶) شیخ کامل ابوجعفر احمد بن عبدالمجید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے ایک طالب علم کو نعلِ مبارک کی مثال بنا کردی۔ وہ ایک دن میرے پاس آکر کہنے لگا ''میں نے پچھلی رات اس نعل کی عجیب برکت دیکھی ہے میں نے پوچھا وہ کیا ہے اس نے بتایا کہ پچھلی رات میری اہلیہ کو شدید درد وتکلیف شروع ہوئی۔ قریب تھا کہ وہ ہلاک ہوجاتی میں نے نعلِ مبارک کی مثال مقام درد پر رکھتے ہوئے یہ دعا کی ''اے اللہ ہمیں صاحب نعلین کی برکت کا مشاہدہ کرادے''۔ بس رکھنے کی دیر تھی تو اللہ تعالیٰ نے اسی وقت شفاء عطاء فرمائی''۔

(۷) حضرت ابواسحاق حضرت ابوالقاسم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں:

''جس نے اسے بطور تبرک اپنے پاس رکھا وہ باغیوں دشمنوں شیطانوں اور حاسدوں کے شر سے محفوظ رہے گا''۔ اگر حاملہ عورت اسے اپنے دائیں ہاتھ میں رکھے تو اللہ تعالیٰ کی توفیق وعنایت سے اس پر آسانی ہوجائے گی۔

(۸) شیخ ابوالحسن بن ابراہیم بن سعد الخیر رحمۃ اللہ علیہ نے مثال نعلِ مبارک کے بارے میں یہ اشعار کہے: ترجمہ:

؎ مثال نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنیوالے اسے چوم لے تکبر سے کام نہ لے۔

؎ اس کے ساتھ چمٹ جا کیونکہ اس کے ساتھ صبح وشام قدم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم رہے ہیں

؎ اکثر محبّ اپنے حبیب کو شبیہ کے ساتھ یاد کرتا ہے اور اس کا تصور باندھتا ہے۔

خصوصاً نعلِ مبارک تو یہ اس ہستی کے پاؤں کو محفوظ رکھتی رہی جو سب سے افضل ہے۔

؎ امید ہے اس کے بوسہ سے تمہیں حوض کوثر پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں سے جام نصیب ہو۔

؎ اللہ کی طرف سے وہ دن عید وخوشی کا ہے جس دن آپکا ظہور ہوا اور سعادت کو تقویت ملی۔

(۹) ابوالفاخر عبدالقادر محمد النعیمی رحمۃ اللہ علیہ: میری آنکھوں کو مبارک ہو کہ انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلِ مبارک کی زیارت کا شرف ملا۔ اے خوش بختی دیکھ مجھے میرا مقصد حاصل ہوگیا۔

؎ میں نے شفاء پانے کے لئے اسے چوما لیکن محبت کی پیاس کو دوبالا کردیا۔

؎ تو وہ کہے گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین کی خاک مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ پیاری اور اس میں تمام مشکلات کا حل ہے۔

ے اے نعل نبی ﷺ کی خاک طیبہ میری آنکھوں کی فریاد کو قبول فرمالے
کاش میں مٹی ہوتا۔

(۱۰) امام فاکہانی رحمۃ اللہ علیہ : نعل کا ادب واحترام :

امام فاکہانی رحمۃ اللہ علیہ نے دمشق میں جب نعلِ مبارک کی زیارت کی اسے سر پر رکھا اس کے ساتھ چہرہ ملا اور آنسو جاری ہوگئے۔

(۱۱) عبدالقادر محمد النعیمی نے بھی اس تمثال (نعل نبوی ﷺ) کو چوما اور روتے ہوئے کہا "تم دلوں میں بستے ہو اور تمہاری وجہ سے ان میں رونق ہے آپ ﷺ کی زیارت ہر مسلمان پر فرض ہے۔

ے میں تمہاری خاک پر اپنے "ابرو" رکھ کر کہوں گا میں نے سب سے بڑا انعام
حاصل کرلیا ہے۔

○ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو کوئی کسی نبی علیہ السلام کو گالی دے اسے قتل کردیا جائے اور جو کوئی میرے صحابی کو گالی دے اسے کوڑے لگائے جائیں (الشفاء)

○ ابو عفک منافق لوگوں کو آپ ﷺ کی عداوت پر ابھارتا تھا۔ بدر کی جنگ میں وہ حسد کی آگ میں جل بھن گیا اور آپ کی ہجو میں اشعار کہے، ایک صحابی حضرت سالم بن عمیر نے قسم کھائی کہ وہ اس یہودی کو قتل کرکے رہیں گے، چنانچہ انہوں نے گرمیوں کی ایک رات اس کے گھر میں داخل ہو کر اسے قتل کردیا۔

سیرت ابن ہشام (ج ۲ ص ۶۳۵)

○ حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک یہودی عورت رسول اللہ ﷺ کے بارے میں بدزبانی کیا کرتی تھی، ایک شخص نے اس کا گلہ گھونٹ کر اسے ماردیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کا قصاص نہیں لیا اور اس کا خون رائیگاں کردیا۔ (ابوداؤد۔ بیہقی)

○ **بتحقیق** محمد حبیب احمد قاضی ابن قاری غلام رسول قاضی شاگرد مولوی سرفراز خاں صفدر وہابی دیوبندی۔ نیل الشفا بنعلِ المصطفیٰ ﷺ

نیلُ الشفا بنعلِ المصطفیٰ ﷺ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد الحمد والصلوۃ والسلام یہ ناچیز اشرف علی عرض کرتا ہے کہ ان دنوں ہم لوگوں کے کثرتِ معاصی سے جو کچھ ہجوم بلیاتِ سوریہ ومغویہ ہے ظاہر ہے اس کا علاج بجز اصلاحِ اعمال وتوبہ استغفار کے کچھ نہیں ہے۔ مگر ہم لوگوں کے قلب و زبان کی جو کیفیت ہے۔ معلوم ہے البتہ اگر کوئی وسیلہ قوی ہو تو اُس کی برکت سے حضورِ قلب بھی میسر ہوسکتا ہے اور اُمید قبول بھی قریب ہے منجملہ اُن وسائل کے (۱) "بہ تجربہ بزرگانِ دین نقشہ نعلِ مصطفیٰ ﷺ نہایت قوی البرکت سریع الاثر پایا گیا ہے اس لیے اسلامی خیر خواہی باعث اس کی ہوئی کہ

"تمثال خیرُ النعال ﷺ صاحبہٖ فوق عد الرمال"

حسب روایت امام زین العابدین عراقی محدث مسلمانوں کی نذر کی جائے کہ اپنے پاس رجھ کر برکات حاصل کریں اور اس کے "توسل" سے اپنے حاجات و معروضات جناب باری تعالیٰ میں قبول کرائیں۔ اس نقشہ کے خواص وآثار و فضائل کو کون شمار میں لاسکتا ہے۔ مگر اس مقام پر نہایت اِختصار کے ساتھ کتب معتبرہ علمائے محدثین ومحققین سے چند برکات اور کچھ ابیات مشتمل بر ذوق وشوق نقل کیے جاتے ہیں کہ جن کے پڑھنے سے حضور ﷺ کے ساتھ عشق اور محبت پیدا

ہواور بوجہ محبت بلاتکلف آپ ﷺ کا اِتباع نصیب ہو جو اصل مقصود اور سرمایۂ نجاتِ دینوی واُخروی ہے۔

(۲) ○ طریق توسل:

بہتر یہ ہے کہ آخر شب میں اُٹھ کر وضو کر کے تہجد جس قدر ہو سکے پڑھے۔ اس کے بعد گیارہ بار درود شریف، گیارہ بار کلمہ طیبہ اور استغفار پڑھ کر اس نقشہ کو باادب اپنے سر پر رکھے اور بتضرُع تمام جناب باری تعالیٰ میں عرض کرے کہ یاالٰہی! میں جس مقدس پیغمبر ﷺ کے نقشہ نعل شریف کو سر پر لیے ہوئے ہوں ان کا ادنیٰ درجہ کا غلام ہوں الٰہی اس نسبت غلامی پر نظر فرما کر بہ برکت اس نقش نعل شریف کے میری فلاں حاجت پوری فرمایئے (مگر خلاف شرع کوئی حاجت طلب نہ کرے) پھر سر پر سے اس کو اُتار کر اپنے چہرے پر ملے اور اُس کو محبت سے بوسہ دے۔ ''اشعار'' ذوق وشوق بغرض ازیادِ عشقِ محمدی ﷺ پڑھے ان شاءاللہ تعالیٰ عجیب کیفیت پائے گا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَسَلَّمْ

....

○ (محمد بن عبدالوہاب نجدی) نے سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے باکی کے الفاظ استعمال کئے۔ الحاصل وہ ایک ظالم باغی خونخوار فاسق شخص تھا...... شان نبوت وحضرت رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں۔ (الشہاب الثاقب ص ۴۷، ۴۲)

○ جو شخص حضور ﷺ کی اہانت کا مرتکب ہوا اسکی سزا قتل ہے کیونکہ حضور ﷺ کی عزت ومنزلت، عظمت وحرمت نہایت ہی ارفع واعلیٰ ہے۔ (الشفاء)

بعض آثار وخواص نقشۂ نعلِ مصطفیٰ ﷺ

○ (۳) علامہ محدث حافظ تلمسانی رحمۃ اللہ علیہ کتاب ''فتح المتعال فی مدح خیرالنعال'' میں فرماتے ہیں کہ اس نقشہ شریف کے منافع ایسے کھلم کھلا ہیں کہ بیان کی حاجت نہیں منجملہ اُن کے ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک طالب علم کے لیے یہ نقشہ بنوادیا تھا وہ میرے پاس ایک روز آکر کہنے لگا کہ میں نے شب گزشتہ میں اس کی عجیب برکت دیکھی کہ میری بی بی کے اتفاقاً ایسا سخت درد ہوا کہ قریب بہ ہلاکت ہوگئی میں نے یہ نقشہ شریف درد کی جگہ رکھ کر عرض کیا کہ یا الٰہی! مجھ کو صاحب نعل شریف کی برکت دکھلایئے اللہ تعالیٰ نے اُسی وقت شفاء عنایت فرمائی۔

○ (۴) قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اس کی آزمائی ہوئی برکت یہ ہے کہ جو شخص اس کو تبرکاً اپنے پاس رکھے گا ظالموں کے ظلم سے، دشمنوں کے غلبے سے، شیطان سرکش سے، حاسد کی نظر بد سے امن وامان میں رہے گا اور اگر حاملہ عورت دردزہ کی شدت کے وقت اس کو اپنے ''داہنے ہاتھ'' میں رکھے بفضلہٖ تعالیٰ اس کی مشکل آسان ہو۔

○ (۵) شیخ ابنِ حبیب النبی رحمۃ اللہ علیہ روایت فرماتے ہیں کہ اُن کے دُمّل (پھوڑا) نکلا کہ کسی کی سمجھ میں نہیں آتا تھا، نہایت سخت درد ہوا، کسی طبیب کی سمجھ میں اس کی دوا نہ آئی، انہوں نے یہ نقش شریف درد کی جگہ رکھ لیا، معاً ایسا سکون ہوگیا گویا کبھی درد ہی نہ تھا۔

○ (۶) ایک اثر خود میرا (یعنی صاحب فتح المتعال کا) مشاہدہ کیا ہوا ہے کہ ایک بار سفر دریائے شور کا اتفاق ہوا۔ ایک دفعہ ایسی حالت ہوئی کہ سب ہلاکت کے قریب ہوگئے کسی کو بچنے کی اُمید نہ تھی، میں نے یہ نقشہ ''ناخدا'' کے پاس

بھیج دیا کہ اس سے توسل کرے، اُسی وقت اللہ تعالیٰ نے عافیت عطا فرمائی۔

○ (۷) محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص اس نقش شریف کو اپنے پاس رکھے خلائق میں مقبول رہے اور پیغمبر ﷺ کی زیارت سے خواب میں مشرف ہو اور یہ نقش شریف جس لشکر میں ہو اس کو شکست نہ ہو اور جس قافلے میں ہو لوٹ مار سے محفوظ رہے، جس اسباب میں ہو چوروں کا اس پر قابو نہ چلے، جس کشتی میں ہو غرق سے بچے اور جس حاجت میں اس سے توسل کریں وہ پوری ہو۔

○ یہ تمام مضامین کتاب

"القول السدید فی ثبوت استبراك نعل سید الأحرار والعبید"

سے نقل کیے گئے ہیں اور کتاب "المرتجی بالقبول فی خدمة قدم الرسول" میں علمائے محققین وصلحائے معتبرین سے بہت آثار وخواص وحکایات نقل کیے ہیں جس کو شوق ہو دیکھ لے۔ اب چند اشعار شوقیہ مع ترجمے کے لکھے جاتے ہیں ان کو پڑھ کر، سمجھ کر اپنے شوق ومحبت کو بڑھائیں۔

○ قاضی عیاض نے فیصلہ لکھا ہے یعنی جو شخص حضور ﷺ کی ذات اقدس پر عیب لگائے، تحقیر آمیز الفاظ "بکریاں چرانے والا" اور "اس کی مثل الفاظ کہے یا جادو کے اثرات سے متاثر ہونے" یا کسی اور تکلیف کی وجہ سے جو زخم لگے، ان تمام صورتوں میں اس قسم کی خرافات بکنے والے کیلئے یہ حکم ہے کہ اس کو قتل کر دیا جائے بشرطیکہ یہ الفاظ تنقیص کے طور پر کہے ہوں۔ (الشفاء)

○ حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بے ادبی اور بدمعاملگی کرنا کفر ہے۔

(مکتوبات، مکتوب نمبر ۳۶، دفتر دوم، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ)

قال الا مام ابو الخیر محمد بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

يَا طَالِبًا تِمْثَالَ نَعْلِ نَبِيِّهِ
اے طلب کرنے والے نقش نعل شریف اپنے نبی ﷺ کے
هَا قَدْ وَجَدْتَّ إِلَى اللِّقَاءِ سَبِيْلًا
آگاہ ہو جا! تحقیق پالیا تو نے اس کے ملنے کا راستہ
فَاجْعَلْهُ فَوْقَ الرَّاْسِ وَخْضَعَنْ لَهُ
پس رکھ اس کو سر پر اور خضوع کر اس کے لیے
وَتَغَالَ فِيْهِ وَاَوْلِهِ التَّقْبِيْلَا
اور مبالغہ کر خضوع میں اور پیاپے (مسلسل) اس کو بوسے دے
مَنْ يَّدَّعِي الْحُبَّ الصَّحِيْحَ فَاِنَّهُ
جو شخص دعوے کرے سچی محبت کے پس بے شک وہ
يُثْبِتُ عَلٰى مَا يَدَّعِيْهِ دَلِيْلًا
قائم کرتا ہے اپنے دعوے پر دلیل کو

○ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ "اہل سنت و جماعت" کے چہرے بروز قیامت سفید اور نورانی ہوں گے اور بدعتیوں (وہابیوں، نجدیوں، رافضیوں) کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ (تفسیر ابن کثیر)

عن السید محمد الجمازی الحسینی المالکی رحمۃ اللہ علیہ

لَمَّا رَأَیْتَ مِثَالَ نَعْلِ الْمُصْطَفٰی

جب دیکھا میں نے نقشہ نعل شریف حضرت مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کا

اَلْمُسْنَدَ الْوَضْعِ الصَّحِیْحِ مُعَرَّفًا

جس کی وضع سندِ صحیح سے بتلائی ہوئی ہے

فَمَسَحْتُ وَجْھِیْ بِلْمِثَالِ تَبَرُّکًا

تو میں نے مل لیا اپنے چہرے پر اس نقشے کو واسطے برکت کے

فَشَفَیْتُ مِنْ وَّقْتِیْ وَ کُنْتُ عَلَی الشَّفَا

سو مجھ کو اسی وقت شفا ہوگئی حالانکہ میں قریب بہ ہلاکت ہوگیا تھا

وَ ظَفَرْتُ بِالْمَطْلُوْبِ مِنْ بَرَکَاتِہٖ

اور پہنچ گیا میں مطلب کو اس کی برکتوں سے

وَوَجَدْتُّ فِیْہِ مَآ اُرِیْدُ مِنَ الصَّفَا

اور پایا میں نے اس میں جو کچھ میں چاہتا تھا صفائی سے

نوٹ: اِس نقشہ شریف کو ادب و احتیاط سے رکھیں، ایسا غلو نہ کریں کہ خلاف شرع کوئی بات ہو جائے اور اس کو وسیلۂ برکت و محبت سمجھیں، یہ نہیں کہ تمام احکام دین و اعمالِ خیر کو رخصت کر کے اس پر کفایت کریں۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ○ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

سلام مبارک

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آگیا
اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اُس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس سمت اُٹھا غنی کردیا
موجِ بہر سماعت پہ لاکھوں سلام

دل سمجھ سے وراء ہے مگر یوں کہوں
غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم
اُس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن
اُس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے سر سروراں خم رہے
اُس سرتاج رفعت پہ لاکھوں سلام

وہ دعا جس جوبن بہار قبول
اُس نسیم اجابت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری اُمت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضؔا
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام (امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

بحوالہ یا حرف محبت پیر شبیر احمد دیوبندی

حصول برکت

چوہدری محمد اورنگ زیب جواد باٹھ، میٹریل انجینئر
چوہدری محمد جہانزیب جواد باٹھ، میرین انجینئر
چوہدری محمد حسیب جمال باٹھ (ایم بی اے)